## سوال (استفتاء)

ا۔ کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے والد غلام اکبر فوت ہو گئے، ان کے ورثاء میں تین بیٹے، پانچ بیٹیاں، ایک بیوہ اور والدین (ماں، باپ) زندہ تھے۔

۲۔ اس کے بعد ایک بیٹی فرزانہ بی بی لاولد فوت ہو گئی، اس کے ورثاء میں شوہر، والدہ، دادا فیض بخش تین بھائی اور چار بہنیں ہیں، اس کے علاوہ کوئی وارث نہیں ہے، والد مرحومہ کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے، اس کے علاوہ مرحومہ کا کوئی وارث نہیں ہے۔

3۔ اس کے بعد مرحوم غلام اکبر کے والد فیض بخش فوت ہو گئے، ان کے ورثاء میں تین بیٹے، تین بیٹیاں اور ایک بیوہ ہے، ان بیٹے بیٹیوں میں سے ایک بیٹا غلام اکبر اور ایک بیٹی نسرین بی بی مرحوم فیض بخش کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے، اس کے علاوہ مرحوم کا کوئی وارث نہیں ہے۔ مرحوم کے والدین، دادا، دادی اور نانی وغیرہ مرحوم کی زندگی میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ اب تینوں مرحومین کا ترکہ ان کے ورثاء میں شریعت کے مطابق کیسے تقسیم ہو گا؟


مستفتی: محمد عاقب، متعلم درجہ سابعہ

پتہ: بستی حیدر غازی، دائرہ دین پناہ

موبائل نمبر: 03480750970


(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء
جامعہ مظاہر العلوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامدًا ومصلیًا

(۱)۔۔۔مرحوم غلام اکبر نے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، مثلاً مکان وپلاٹ، سونا، چاندی، نقدی، بینک بیلنس ومال تجارت کپڑے، برتن، غرض ہر طرح کا چھوٹا بڑا جو ساز وسامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے، اس میں سے سب سے پہلے مرحوم کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالیں، تاہم اگر کسی نے یہ اخراجات بطور احسان ادا کر دیئے ہوں تو یہ اخراجات مرحوم کے ترکہ سے نہ نکالیں، اس کے بعد اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا قرض واجب الاداہو یا بیوی کا مہر دینا باقی ہو اور بیوی نے معاف بھی نہ کیا ہو تو وہ ادا کریں، پھر دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو باقی ترکہ کے ایک تہائی (۱\۳) مال کی حد تک اس وصیت پر عمل کریں، اس کے بعد جو کچھ باقی بچے اس کے دو سو چونسٹھ (۲۶۴) برابر حصے کر کے مرحوم کے والدین میں سے ہر ایک کو چوالیس، چوالیس (۴۴) حصے، بیوہ کو تینتیس (۳۳) حصے، تین بیٹوں میں سے ہر بیٹے کو چھبیس، چھبیس (۲۶) حصے اور پانچ بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو تیرہ، تیرہ (۱۳) حصے دیدیں، تقسیم کا نقشہ حسبِ ذیل ہے۔

میت مسئلہ: 264/24     مرحوم غلام اکبر     المضروب: 11

| باپ | ماں | بیوہ | بیٹا | بیٹا | بیٹا | بیٹی | بیٹی | بیٹی | بیٹی | بیٹی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 4 | 4 | 3 | 143/13 | | | | | | | |
| 44 | 44 | 33 | 26 | 26 | 26 | 13 | 13 | 13 | 13 | 13 |
| 16.67٪ | 16.67٪ | 12.5٪ | 9.85٪ | 9.85٪ | 9.85٪ | 4.92٪ | 4.92٪ | 4.92٪ | 4.92٪ | 4.92٪ |

(۲)۔۔۔مرحومہ فرزانہ بی بی کو اپنے مرحوم والد کے ترکہ سے ملنے والا حصہ اور انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، مثلاً مکان وپلاٹ، سونا، چاندی، نقدی، بینک بیلنس ومال تجارت کپڑے، برتن، غرض ہر طرح کا چھوٹا بڑا جو ساز وسامان چھوڑا ہے وہ سب مرحومہ کا ترکہ ہے، مرحومہ کے کفن دفن کے اخراجات شوہر کے ذمہ ہیں، اس کے بعد اگر مرحومہ کے ذمہ کسی کا قرض واجب الاداہو تو وہ ادا کریں، پھر دیکھیں کہ اگر مرحومہ نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو باقی ترکہ کے ایک تہائی (1\3) مال کی حد تک اس وصیت پر عمل کریں، اس کے بعد جو کچھ باقی بچے اس کے چھ (۶) برابر

(جاری ہے۔۔۔)

حصے کرکے مرحومہ کے شوہر کو تین حصے (۳) حصے، ماں کو ایک (۱) حصہ اور دادا کو دو (۲) حصے دیدیں۔ تقسیم کا نقشہ حسبِ ذیل ہے۔

میت مسئلہ:6 مرحومہ فرزانہ بی بی

| شوہر | ماں | دادا |
|---|---|---|
| 3 | 1 | 2 |
| 50% | 16.67% | 33.33% |

(۳)۔۔۔ مرحوم فیض بخش کو اپنے مرحوم بیٹے کے ترکہ سے ملنے والا حصہ اور انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، مثلاً مکان وپلاٹ، سونا، چاندی، نقدی، بینک بیلنس و مال تجارت کپڑے، برتن، غرض ہر طرح کا چھوٹا بڑا جو ساز وسامان چھوڑا ہے وہ سب مرحوم کا ترکہ ہے، اس میں سے سب سے پہلے مرحوم کے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالیں، تاہم اگر کسی نے یہ اخراجات بطور احسان ادا کردیئے ہوں تو یہ اخراجات مرحوم کے ترکہ سے نہ نکالیں، اس کے بعد اگر مرحوم کے ذمہ کسی کا قرض واجب الأدا ہو تو وہ ادا کریں، پھر دیکھیں کہ اگر مرحوم نے کسی غیر وارث کے حق میں کوئی جائز وصیت کی ہو تو باقی ترکہ کے ایک تہائی (۱\۳) مال کی حد تک اس وصیت پر عمل کریں، اس کے بعد جو کچھ باقی بچے اس کے اڑتالیس (۴۸) برابر حصے کرکے مرحوم کی بیوہ کو چھ (۶) حصے، دوبیٹوں میں سے ہر بیٹے کو چودہ، چودہ (۱۴) حصے اور دو بیٹیوں میں سے ہر بیٹی کو سات، سات (۷) حصے دیدیں، نیز جو بیٹا اور بیٹی مرحوم سے پہلے فوت ہوگئے انہیں یا ان کی اولاد کو مرحوم کے ترکہ سے شرعاً کچھ حصہ نہیں ملے گا، تاہم عاقل بالغ ورثاء اپنے حصے سے کچھ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں، جس پر انہیں صلہ رحمی کا ثواب ملے گا، تقسیم کا نقشہ حسبِ ذیل ہے۔

میت مسئلہ: 48/8 مرحوم فیض بخش المضروب:6

| بیوہ | بیٹا | بیٹا | بیٹی | بیٹی |
|---|---|---|---|---|
| 1 | | 42/7 | | |
| 6 | 14 | 14 | 7 | 7 |
| 12.5% | 29.17% | 29.17% | 14.58% | 14.58% |

قال الله تعالي – [النساء: 11، 12]:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ

(جاری ہے۔۔۔)

فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ....وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ

**وفي مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (4/ 502):**

وكذا السدس للجد الصحيح عند عدمه أي عدم الأب لأن الجد الصحيح كالأب إلا في أربع مسائل مشهودة ثم عرفه فقال وهو أي الجد الصحيح من لا يدخل في نسبته إلى الميت أم كأب الأب

**وفى تكملة حاشية رد المحتار (1 / 349):**

وشروطه ثلاثة: موت مورث حقيقة، أو حكما كمفقود، أو تقديرا كجنين فيه غرة ووجود وارثه عند موته حيا حقيقة، أو تقديرا كالحمل والعلم بجهل إرثه.

**وفي السراجي ( 2 ، 3 ):**

قَالَ عُلَمَاؤُنَا رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالىٰ تَتَعَلَّقُ بِتَرِكَةِ الْمَيِّتِ حُقُوْقٌ أَرْبَعَةٌ مُرَتَّبَةٌ يُبْدَأُ بِتَكْفِيْنِه وَتَجْهِيْزِه مِنْ غَيْرِ تَبْذِيْرٍ وَلَا تَقْتِيْرٍ ثُمَّ تُقْضٰى دُيُوْنُه مِنْ جَمِيْعِ مَا بَقِىَ مِنْ مَالِه ثُمَّ تُنْفَذُ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَا بَقِيَ بَعْدَالدَّيْنِ ثُمَّ يُقْسَمُ الْبَاقِيَ بَيْنَ وَرَثَتِه بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَإِجْمَاعِ الْأُمةِ فَيُبْدَأُ بِأَصْحَابِ الْفَرَائِضِ وَهُمُ الَّذِيْنَ لَهُمْ سِهَامٌ مُقَدَّرَةٌ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالىٰ ثُمَّ بِالْعَصَبَاتِ مِنْ جِهَةِ النَّسَبِ

**وفى الفتاوى الهندية (6 / 447):**

التركة تتعلق بها حقوق أربعة: جهاز الميت ودفنه والدين والوصية والميراث.فيبدأ أولا بجهازه وكفنه وما يحتاج إليه في دفنه بالمعروف...ثم بالدين...ثم تنفذ وصاياه من ثلث ما يبقى بعد الكفن والدين إلا أن تجيز الورثة أكثر من الثلث ثم يقسم الباقي بين الورثة على سهام الميراث......... **واللہ خیر الوارثین**

**الجواب صحیح**

محمد عبد الجلیل عفی عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۰۱/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

۱۰/نومبر/۲۰۱۸ء

محمد عاصم عصمہ اللہ تعالی

دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۰۱/ربیع الاول/۱۴۴۰ھ

۱۰/نومبر/۲۰۱۸ء